خزینۃ الاصفیا

ایک ہزار سے زائد اکابر صوفیاء کرام کا اہم تذکرہ

تالیف لطیف

مفتی غلام سرور لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ [illegible]

پیرزادہ اقبال احمد فاروقی ایم اے

مکتبہ نبویہ

گنج بخش روڈ ۰ لاہور

جلدِ اوّل : سلسلۂ قادریہ

خزینۃ الاَصفیاء

مصنّف

مفتی غلام سرور لاہوریؒ

مترجمین

مفتی محمود عالم ہاشمی

علامہ اقبال احمد فاروقی

مکتبۂ نبویّہ - گنج بخش روڈ - لاہور

بار اول ——— شوال المکرم سنہ ۱۴۱۰ھ

تعداد ——— ایک ہزار

طباعت ——— آفسٹ، سفید کاغذ، مجلد

ضخامت ——— ۲۳×۱۸/۸ ۲۲۸ صفحات

طابع ——— مکتبہ جدید پریس لاہور

ناشر ——— مکتبہ نبویہ۔ لاہور

قیمت ——— روپے

آواز دی، ابوحنیفہ تم نے پہچان لیا، جیسے کہ پہچاننے کا حق ہے اور میری تم نے عبادت کر دی جیسا کہ حق ہوتا ہے، ہم تمھیں اور تیرے مقلدین کو بخش دیں گے۔

یہ روایت نقل کی جاتی ہے: سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت انس بن مالک کے منہ میں لعابِ دہن ڈال کر فرمایا: ہماری یہ امانت ابوحنیفہ کو پہنچا دینا۔ حضور کا یہ لعابِ دہن حضرت انس کے منہ میں ایک آبلے کی طرح محفوظ رہا۔ جب حضرت امام ابوحنیفہ پیدا ہوئے تو آپ نے یہ امانت آپ تک پہنچا دی۔ یہ روایت بھی نقل کی گئی ہے کہ حضرت امام ایک رات میں ہزار رکعت نماز ادا کیا کرتے تھے۔ تیس سال تک عشا کی نماز کے وضو سے صبح کی نماز ادا کی۔

حضرت امام ابوحنیفہ عین عالمِ شباب میں تھے کہ امام شافعی پیدا ہوئے۔ چار سال تک وہ والدہ ماجدہ کے شکم میں رہے۔ جس رات امام ابوحنیفہ کا وصال ہوا تو آپ پیدا ہوئے۔ شیخ فرید الدین عطارؒ نے اپنی کتاب تذکرۃ الاولیاء میں لکھا ہے کہ امام اعظم نے خواب میں دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اطہر سے جسم انور کو نکال کر تمام ہڈیاں علیحدہ علیحدہ کر رہے ہیں۔ اس خواب کی ہیبت سے آنکھ کھل گئی۔ حضرت ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے خواب کی تعبیر دریافت کی تو آپ نے بتایا کہ آپ پیغمبرِ خدا اور حفظِ سنتِ رسول میں وہ مقام حاصل کریں گے کہ صحیح سنت کو سقم سے جدا کر دیں گے۔

ایک دفعہ حضرت امام ابوحنیفہ نے ارادہ کر لیا کہ میں گوشہ نشینی اختیار کر لوں اور یادِ خداوندی میں وقت گزار دوں۔ رات کو حضرت رسالت پناہ کی زیارت ہوئی تو آپ نے فرمایا، ابوحنیفہ! تمھیں اس لیے زندگی عطا کی گئی ہے کہ میری سنت کا اعلان کرتے رہو اور میرے علوم کو پھیلاتے جاؤ، گوشہ نشینی اور عزلت گزینی کے لئے نہیں۔ چنانچہ اس دن کے بعد آپ نے خدمتِ سنتِ رسول میں دن رات وقف کر دیا۔

حضرت امام اعظم کی مسجد کے قریب ہی بچے گیند سے کھیل رہے تھے۔ ایک دفعہ گیند آپ کی مجلسِ قرآن میں آگرا۔ کسی لڑکے کو جرأت نہ ہوئی کہ مجلس سے گیند اٹھائے۔ ایک لڑکے نے اعلان کیا کہ میں جا کر گیند لاتا ہوں۔ چنانچہ وہ گستاخانہ گیا اور گیند اٹھا لایا۔ حضرت امام نے اس بچے کی بیباکی دیکھ کر فرمایا کہ یہ بچہ حلال زادہ نہیں ہو سکتا۔ جب تفتیش کی گئی تو واقعی ایسا نکلا۔

لوگوں نے وجہ دریافت کی تو آپ نے فرمایا: حلال زادوں کے حیا مانع ہوتی ہے۔

حضرت امام اعظم نے ایک شخص سے قرضہ لینا تھا۔ اتفاقاً آپ کا ایک شاگرد مقروض کے محلے میں فوت ہو گیا۔ آپ بھی شریکِ جنازہ ہوئے۔ چونکہ دھوپ بہت تھی اس لئے جنازے کے انتظار میں سارے لوگ آپ کے مقروض کے مکان کی دیوار کے سایہ میں کھڑے ہو گئے۔ مگر حضرت امام ابو حنیفہ دھوپ میں کھڑے رہے۔ لوگوں نے سایہ میں کھڑا ہونے کی درخواست کی تو آپ نے فرمایا کہ جب تک میں قرضہ لے نہ لوں اس کی دیوار سے فائدہ اٹھانا داخلِ سُود خیال کرتا ہوں۔

ایک امیر آدمی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بغض رکھتا تھا۔ وہ یہاں تک تعصب کرتا کہ آپ کو یہودی کہا کرتا۔ یہ بات کو جب امام صاحب نے سنا تو اسے اپنے پاس بُلایا اور کہا کہ بھائی! تمھاری بیٹی کا نکاح ایک مالدار یہودی سے کرنا چاہتا ہوں۔ وہ شخص کہنے لگا۔ آپ مسلمانوں کے امام ہیں۔ آپ کے نزدیک یہ کب روا ہے کہ ایک مسلمان کی بیٹی ایک یہودی کے نکاح میں آئے۔ پھر میں ایک مسلمان ہوں۔ میری بیٹی یہودی کے نکاح میں کس طرح آسکتی ہے؟ آپ نے فرمایا، سبحان اللہ۔ تم تو اپنی بیٹی یہودی کے نکاح میں دینا گوارا نہیں کرتے مگر حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے یہ روا رکھتے ہو کہ انھوں نے اپنی دو بیٹیاں ایک یہودی کے نکاح میں دے دیں۔ اس شخص نے بات کی حقیقت کو سمجھ لیا اور اپنے بغض و تعصب سے تائب ہو گیا۔

کوفہ کے لوگوں نے مسجد بنانے کے لیے عوام الناس سے مالی امداد کی اپیل کی۔ حضرت امام اعظم کی خدمت میں بھی گئے کہ تبرکاً کچھ نہ کچھ دیں۔ حضرت امام نے ہزار دقت ایک درہم دیا تو شاگردوں نے کہا، حضرت آپ اتنے سخی ہیں مگر مسجد کے معاملہ میں یہ بُخل۔ آپ کو یہ بات بڑی گراں گزری اور فرمایا کہ مجھے پتہ ہے کہ مالِ حلال آب و گِل پر خرچ نہیں ہو سکتا۔ میرا مال حلال ہے اس لئے جب لوگوں نے روپے مانگے میرے دل پر گراں گزرا۔ چند دن گزرنے کے بعد مسجد کے بانی واپس آئے اور امام صاحب کو ایک درہم واپس کر گئے اور کہنے لگے، یہ تو کھوٹا ہے۔ آپ نے بصد خوشی واپس لے لیا اور فرمایا: الحمد للہ میرا حلال مال آب و گِل پر خرچ نہیں ہوا۔